واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
نیشنل اِزم (Nationalism)
کی مذمت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

نیشنل اِزم (Nationalism) کی مذمت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

نیشنل اِزم(Nationalism) کی مذمت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهٖ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهٖ وصَحبهِ أجمعين.

نیشنل اِزم سے کیا مراد ہے؟

عصبیت اور قوم پرستی کو جدید اصطلاح میں نیشنل اِزم (Nationalism) کہتے ہیں۔ اس سے مراد ہے: اپنے خاندان، قبیلے، یا نسل کو ہر چیز سے افضل وبرتر سمجھنا، اور ہر حال (یعنی حق اور ناحق بات) میں اپنے خاندان، قبیلے، نسل یا قوم کی حمایت وطرفداری کرنا۔

نیشنل اِزم کا تاریخی پس منظر

قوم پرستی (Nationalism) کی تحریک نے یورپ (Europe) میں پندرہویں صدی عیسوی میں جنم لیا، سب سے پہلی قومی ریاست برطانیہ (United Kingdom) تھی، جس نے پاپائے روم (Pope of Rome) کے اقتدار کو رَد کر کے، اختیارات ٹیوڈر خاندان (Tudor Family) کے سپرد کیے۔ سولہویں اور

سترہویں صدی میں یورپ (Europe) مذہبی جنگوں کا شکار رہا، اس میں پاپائے روم کے حامی کیتھولکس (Catholics) اور اس کے باغی پروٹسٹنٹ فرقے (Protestant Sects) مسلسل برسرِ پیکار رہے، ریاستی اقتدار پر قبضہ کرنے کی بنیادی خواہش پر یہ جنگیں جاری رہیں، اسی دَوران پاپائے روم نے فرانس (France)، اسپین (Spain) اور پُرتگال (Portugal) کی قومی ریاستوں کو تسلیم کر لیا، اسی دَور میں ہالینڈ (Netherlands) کی پروٹسٹنٹ ریاست (Protestant State) بھی قائم ہوئی۔ اٹھارہویں اور اُنیسویں صدی میں سویڈن (Sweden) بشمول ناروے (Norway)، ڈنمارک (Denmark)، اٹلی (Italy) اور جرمنی (Germany) کی قومی ریاستیں قائم ہوئیں۔

بیسویں صدی میں جب ان یورپی حکومتوں نے اپنے استعماری نظام (Colonial System) کو ختم کیا، تب انہوں نے ایشیا (Asia) اور افریقہ (Africa) میں اپنے ماتحت علاقوں میں اقتدار قومی ریاستوں کے سپرد کر دیا، جاپان (Japan) اور تھائی لینڈ (Thailand) کے علاوہ باقی تمام ایشیائی اور افریقی ریاستیں بیسویں صدی کی پیداوار ہیں، ان کا اقتداری ڈھانچہ (Power Structure) بھی انہی یورپی قوموں (European Nations) نے مرتَّب کیا، اس کی مثال ملائیشیا (Malaysia)، انڈیا (India)، پاکستان (Pakistan)، خلیجی ریاستیں (Gulf States)، عراق (Iraq)، شام (Syria)، اُردن (Jordan)، لیبیا (Libya) اور تیونس (Tunisia) وغیرہ ہیں۔

سب مسلمان ایک اُمّت و قوم و ملّت ہیں

حضراتِ گرامی قدر! اسلام جس سیاسی اجتماعیت کا قائل ہے، وہ "اُمّت" (Ummah) یا "قومِ مسلم" (Muslim nation) ہے؛ کیونکہ ایک مسلمان چاہے

وہ کسی بھی خطے، رنگ، نسل، زبان یا قبیلے سے تعلق رکھتا ہو، دوسرے مسلمان سے اس کا تعلق اُخوَّت، بھائی چارے اور ہمدردی کا ہے، وہ کسی سے محبت اس لیے نہیں کرتا کہ وہ اس کے قبیلے سے تعلق رکھتا ہے، بلکہ وہ صرف دینِ اسلام کی بنیاد پر محبت رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی سے اس کی مخالفت یا دشمنی ہے، تو وہ بھی دینِ اسلام کی بنیاد پر ہے، نہ کہ رنگ، نسل، زبان یا عَلاقائی حیثیت سے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں متعدّد مقامات پر قومِ مسلم کا ذکر بطور اُمّت کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾[1] "اور بات یہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب اُمّتوں میں افضل کیا"۔

ایک اَور مقام پر فرمایا: ﴿وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ﴾[2] "اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے"۔ لہذا ذات پات، قبائل اور جغرافیائی حُدود کی بنیاد پر مختلف گروہوں، ٹولیوں اور قَوموں میں تقسیم کا مقصد، شناخت وپہچان کے بجائے اگر باہم لڑنا مرنا ہو، اور ایک دوسرے پر اپنی دھاک بٹھانا ہو، تو ایسا کرنا کسی طَور پر جائز وحلال نہیں، بلکہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ سیاسی ومذہبی اجتماعیت کے اعتبار سے ہم سب مسلمان ایک اُمّت ہیں، اور یہی ہماری اصل شناخت وپہچان ہے، ؏

اپنی مِلّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رُسولِ ہاشمی!
اُن کی جمعیت کا ہے مُلک ونسَب پر انحصار
قوّتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری!

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱٤۳.
(۲) پ٤، آل عمران: ۱۰٤.

دامنِ دیں ہاتھ سے چُھوٹا تو جمعیت کہاں؟

اور جمعیت ہوئی رُخصت تو مِلّت بھی گئی![1]

بطورِ پہچان خود کو وطن سے منسوب کرنے میں حرج نہیں

البتہ اپنی شناخت اور پہچان کی غرض سے خود کو اپنے قبیلے یا وطن سے منسوب کرنے میں حرج بھی نہیں؛ کیونکہ جغرافیائی حدود کی بنیاد پر بننے والی شناخت، خاندان اور قبیلے ہی کی ترقی یافتہ شکلیں ہیں، اور اس کا مقصد بھی باہم پہچان اور شناخت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا﴾[2] "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا؛ تاکہ آپس میں پہچان رکھو"۔

جیسے ہمارا تعلق پاکستان (Pakistan) سے ہے، تو بینَ الاَقوامی (International) سطح پر اپنے تعارُف اور پہچان کی غرض سے، ہم خود کو پاکستانی (Pakistani) کہہ سکتے ہیں؛ کہ یہاں ایسا کرنا بطور شناخت اور پہچان ہے، نہ کہ بطور قوم پرستی۔ البتہ جب بات مذہبی وسیاسی اجتماعیت کی ہو، تو خود کو پنجابی، سندھی، سرائیکی، بلوچ، پٹھان، مہاجر یا پاکستانی کہنے کے بجائے، بطور "قومِ مسلم" یا "اُمّتِ مسلمہ" متعارف کرایا جائے؛ کیونکہ قَومیت کی ترجمانی کرتے مذکورہ بالا الفاظ، جغرافیائی حدود کے پابند ہیں، جبکہ لفظ "اُمّتِ" یا "قومِ مسلم" کے سامنے جغرافیائی حُدود کوئی معنی نہیں رکھتیں۔

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، مذہب، حصّہ سوم ۳، صـ۲۷۷۔

(۲) پ٢٦، الحجرات: ١٣.

رنگ، نسل اور قومیت کی بنیاد پر کسی کو فضیلت اور برتری نہیں

عزیزانِ محترم! باعتبارِ تخلیق سب لوگ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اَولاد ہیں، اور رنگ، نسل یا قومیت کی بنیاد پر کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت وبرتری حاصل نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً﴾[1] "اے لوگو اپنے رب سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا، اور دونوں سے بہت سے مرد وعورت پھیلا دیے!"۔

قوم پرستی کی مذمت

حضراتِ گرامی قدر! اسلامی تعلیمات میں بے جا عصبیت وقوم پرستی (Nationalism) کی بڑی مذمت کی گئی ہے، حضرت سیّدنا جُندَب بن عبد اللہ بَجَلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو عَصَبِيَّةً، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ»[2] "جو اندھی تقلید کرتے ہوئے کسی (قوم) کے جھنڈے تلے مارا جائے، قوم پرستی کی دعوت دے یا اُن کی مدد کرے، اُس کا قتل جاہلیت ہے"۔ یعنی قوم پرستی کے باعث قتل ہونے والے شخص کا قتل بے مقصد وبے معنی ہے، دین ومذہب سے اس کا کوئی تعلق نہیں! اور اُس کی موت اسلام سے قبل زمانۂ جاہلیت میں گویا حالتِ کفر پر مرنے کی طرح ہے!!

---

(١) پ٤، النساء: ١.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الأمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين ...إلخ، ر: ٤٧٩٢، صـ٨٣١.

قوم پرستی کی خاطر ناحق خون بہانے والا ہم میں سے نہیں

عزیزانِ مَن! قوم پرستی کی طرف بلانے والا، لڑنے والا، اور اس کی خاطر ناحق خون بہانے والا ہم میں سے نہیں، حضرت سیّدنا جُبیر بن مُطعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ»[1] "وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت (قوم پرستی) کی طرف بلائے، وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت (قوم پرستی) کی بنیاد پر لڑے، اور وہ بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت (قوم پرستی) کی خاطر مَر جائے!"۔

ظلم کے مُعاملے میں اپنی قوم کی ناحق مدد کرنا بھی قوم پرستی ہے

حضراتِ گرامی قدر! انسان کی مختلف برادریوں اور قبائل میں تقسیم کا مقصد باہم پہچان اور شناخت ہے، نہ کہ عصبیت وقوم پرستی، لہذا اپنے خاندان، قبیلے یا قوم سے محبت اگر حکمِ شریعت کے مطابق ہے، اور اس میں بے جا عصبیت وقوم پرستی کا عمل دخل نہیں، تو اپنی قوم سے محبت میں شرعًا کوئی حرج نہیں۔ اور اگر آپ کا خاندان یا قبیلہ کسی ظلم، زیادتی یا خلافِ شریعت امر کا مرتکِب ہے، اس کے باوُجود آپ اُس کا ساتھ دیں، تو یہ خالصۃً عصبیت اور قوم پرستی ہے، اسلامی تعلیمات میں اپنے لوگوں کی اسی بے جا مدد کو قوم پرستی قرار دیا گیا ہے۔

حضرت سیّدنا واثلہ بن اَسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! عصبیت (قوم پرستی) کسے کہتے ہیں؟ حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ»[2] "عصبیت یہ ہے کہ تم ظلم کے مُعاملے میں اپنی قوم کی (ناحق) مدد کرو"۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في العصبية، ر: ٥١٢١، صـ٧٢٠.
(٢) المرجع نفسه، ر: ٥١١٩، صـ٧٢٠.

حضرت سیّدنا عبّاد بن کثیر شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "فسیلہ" نامی خاتون سے روایت کرتے ہیں، کہ میرے والد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی بارگاہ میں یہ عرض کی، کہ اگر آدمی اپنی قوم سے محبت کرے تو کیا یہ عصبیت (قوم پرستی) ہے؟ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: «لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ»[1] "نہیں، بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی قوم کی حمایت کرے، باوُجود یہ کہ اس کی قوم ظلم پر ہو"۔

ناحق قوم پرستی ہلاکت وگناہ کا باعث ہے

جانِ برادر! اپنی قوم کی ناحق مدد کرنا، قوم کے لیے ہلاکت وگناہ کا باعث ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: «مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ، فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ، فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ»[2] "جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے، اُس کی مثال اُس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں میں گر جائے، اور اُسے اس کی دُم کے ذریعے باہر کھینچا جائے"۔ یعنی اپنی قوم کی بے جا مدد کرنا گویا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

اپنی مظلوم قوم کا دِفاع باعثِ اجر وثواب ہے

البتہ اگر اپنے خاندان، قبیلے، یا قوم پر ظلم ہو رہا ہو، تو اُن کا دِفاع کرنا، انہیں ظلم وزیادتی سے نجات دلانا جائز بلکہ باعثِ اجر وثواب ہے، حضرت سیّدنا سُراقہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: «خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ، مَالَمْ يَأْثَمْ»[3] "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان کا

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب العصبية، ر: ٣٩٤٩، صـ٦٦٨.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في العصبية، ر: ٥١١٧، صـ٧٢٠.

(٣) المرجع نفسه، ر: ٥١٢٠، صـ٧٢٠.

دِفاع کرے، جبکہ ایسا کرتے ہوئے کسی گناہ کا اِرتکاب نہ کرے" یعنی اپنی مظلوم قوم یا خاندان کا دِفاع کرنے میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، کہ اس دِفاع میں ہماری طرف سے ظلم وزیادتی نہ ہونے پائے!۔

رنگ، نسل اور قومیت کی بنیاد پر تمسخر اڑانا منع ہے

عزیزانِ مَن! حسَب نسَب، رنگ نسل اور قَومیت کی بنیاد پر خود کو دوسروں سے بَرتر ہرگز نہ سمجھیں، نہ ہی کسی مسلمان بھائی کا تمسخر اُڑائیں؛ کہ ایسا کرنا دینِ اسلام کی واضح تعلیمات کے مُنافی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! نہ مرد مَردوں سے ہنسیں (یعنی ان کا تمسخر نہ بنائیں)؛ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں! اور نہ عورتیں (دیگر) عورتوں سے؛ دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں! اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو، اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسِق کہلانا! اور جو توبہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں!"۔

صدر الاَفاضل سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "مالدار لوگ غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں، نہ عالی نسَب غیر ذی نسَب کی، نہ تندرست اَپاہج کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو!"[2]۔

---

(۱) پ۲٦، الحُجرات: ۱۱.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۶، الحجرات، زیرِ آیت: ۱۱، صـ۹۲۴۔

قوم پرستی کے اَسباب

حضراتِ ذی وقار! قوم پرستی یا نیشنل اِزم (Nationalism) کے متعدِّد اسباب ہیں، ان میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) اپنی قوم کو بَرتر اور بالا سمجھنا

اپنی قوم کو دوسروں سے بَرتر وبالا سمجھنا قوم پرستی (Nationalism) کا سب سے بڑا اور اہم سبب ہے، قوم پرستی میں مبتلا شخص اپنی قوم کی روایات، خصوصیات اور اَوصاف بیان کرنے میں حد درجہ مُبالغہ کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ اُس کی قوم دنیا کی تمام اَقوام سے بہتر وبالا تَر ہے۔

(۲) قومی حمیت وغیرت کے سبب اپنی قوم کی بے جا طرفداری

میرے محترم بھائیو! قومی حمیت وغیرت کے سبب اپنی قوم کی بے جا طرفداری بھی قوم پرستی کا اہم سبب ہے، قوم حق پر ہو یا نا ہو، انسان اپنی قومی غیرت وحمیت کے جذبے سے مغلوب ہو کر ہر حال میں اپنی قوم کی حمایت کرتا ہے، اُس کا ساتھ دیتا ہے، اور اپنی قوم کی خاطر اَحکامِ شریعت کو نظر انداز کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا، اور یہ بات ایک مسلمان کو کسی طور پر زیب نہیں دیتی!۔

(۳) ترقی پذیر ممالک اور پسماندہ اقوام پر اپنی دھونس جمانے کا جنون

جانِ برادر! ترقی یافتہ اور طاقتور قوموں کی خواہش ہوتی ہے، کہ وہ ترقی پذیر ممالک اور پسماندہ اَقوام پر اپنی دھونس جمائے رکھیں، انہیں اپنے تابع رکھیں، اُن کے قدرتی وسائل پر قابض ہو کر اپنی خوشحالی بڑھاتے جائیں، لہذا اپنی اسی خواہش سے مغلوب ہو کر طاقتور قومیں، ترقی پذیر ممالک اور پسماندہ اَقوام کے قومی وسائل پر اپنا پیدائشی حق سمجھتی ہیں!!

قوم پرستی اور نسلی امتیازات کا خاتمہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! دین اسلام رنگ، نسل اور اونچ نیچ کے سارے امتیازات کا یکسر خاتمہ کرکے، عدل وانصاف کا ایک آفاقی تصوُر پیش کرتا ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو گورے پر، رنگ ونسل، ذات پات، مُلک، قوم اور قبیلے کی بنیاد پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں فضیلت کا معیار تقوی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾[1] "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا؛ کہ آپس میں پہچان رکھو، بے شک اللہ کے ہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے"۔

حضراتِ گرامی قدر! مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے متعدّد شانِ نُزول ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو بیاض قبیلے والوں کو حکم دیا: «أَنْ يُزَوِّجُوا أَبَا هِنْدٍ امْرَأَةً مِنْهُمْ» "تم اپنے قبیلے کی کسی لڑکی کا نکاح ابوہند صحابی سے کردو" قبیلے والوں نے جواب دیا کہ "کیا ہم اپنی لڑکیوں کا نکاح غلاموں سے کر دیں؟"[2] یعنی اپنے قبیلے کو بَرتر جانتے ہوئے انہوں نے غلاموں سے نکاح کو باعثِ عار سمجھا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی[3]۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ،

---

(١) پ٢٦، الحجرات: ١٣.
(٢) تفسير القُرطُبي، پ٢٦، سورة الحجرات، تحت الآية: ١٣، الجزء ١٦، صـ٢٩٢.
(٣) المرجع نفسه.

«أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى»[1] "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، اور تمہارا باپ آدم علیہ الصلاۃ والسلام بھی ایک ہے! کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو گورے پر، تقوی کے سوا کوئی فضیلت نہیں!"۔

وطن سے محبت

عزیزانِ گرامی قدر! اپنے وطن سے محبت ہر ایک کے لیے جذبہ وتحریک کا سبب ہوتا ہے، لہذا دائرۂ شریعت میں رہتے ہوئے وطن سے محبت میں شرعًا کوئی حرج نہیں، لیکن نیشنل اِزم (Nationalism) کا اس قدر ڈھنڈورا پیٹنا کہ وطن پہلی ترجیح بن جائے، اور دین ومذہب پیچھے رہ جائیں، یعنی وطن کی شان بان اور اسلام کی عظمت کو باہم خلط ملط کرکے، اسے دینِ اسلام کے مُساوی وہم معنی بنا دینا، اور یوں سمجھ لینا کہ "اسلام پاکستان ہے" یا "پاکستان اسلام ہے" تو یہ خالصۃً گمراہی ہے، جو بحیثیت مسلمان کسی طَور پر قابلِ قبول نہیں۔ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے اس تلخ حقیقت کو کچھ یوں بیان کیا ہے: ع

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرَہن اِس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے!

یہ بُت کہ تراشیدۂ تہذیبِ نوی ہے
غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبوی ہے![2]

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" تتمة مسند الأنصار، حديث رجل من أصحاب النّبي ﷺ، ر: ۲۳۵٤۸، ۹/ ۱۲۷. و"حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" الطبقة الأُولى من التابعين، المنذر بن مالك، ۳/ ۱۰۰.

(۲) "کلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، وطنیت، حصّہ سوم ۳، صـ۱۸۷۔

لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ دین ومذہب کو ہمیشہ اپنی اوّلین ترجیح میں رکھے، اور اپنے خاندان، قبیلے، قوم اور وطن کو ثانوی حیثیت (Secondary Status) دے، اپنی قوم کا ساتھ صرف اسی صورت میں دے کہ جب وہ حق پر ہو یا مظلوم ہو، اور اگر آپ کا خاندان، قبیلہ یا قوم کسی پر ظلم وزیادتی کر رہے ہوں، تواُن کا ساتھ ہرگز نہ دیں، بلکہ ظلم کے خلاف آواز بلند کریں اور مظلوم کی مدد کریں!۔

لسانیت وقَومیت کے نام پر طبقاتی تقسیم

میرے محترم بھائیو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری صورتحال نہایت اَبتر ہو چکی ہے، چپڑاسی (Peon) سے لے کر اعلی عہدے داروں اور سیاستدانوں تک ہماری اکثریت، قوم پرستی (Nationalism) کے مُوذِی مرض میں مبتلا ہو چکی ہے، ہم لوگ ایک امّت وقوم بن کر پورے عالمِ اسلام کے لیے سوچنے کے بجائے، پنجابی، سندھی، بلوچ، پختون اور جیئے مہاجر کے کھوکھلے نعروں کے ذریعے، لسانیت (Linguistics) اور جغرافیائی قَومیت (Nationalism) کو مزید بڑھاوا دیتے ہیں، چھوٹے چھوٹے سیاسی مسائل (Political Issues) پر اپنے لوگوں کے جذبات بھڑکا کر انہیں ہتھیار اُٹھانے، اور اپنے ہی مسلم اسٹیٹ (State) کے خلاف بغاوت پر اکساتے ہیں، جبکہ اللہ ربّ العالمین نے ہمیں باہم لڑنے جھگڑنے سے منع فرمایا ہے؛ کیونکہ ایسا کرنا اقوامِ عالَم پر ہمارے رُعب ودَبدبہ میں کمی کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾[1] "اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو، اور آپس میں جھگڑا مت کرو؛ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا (طاقت وقوّت) جاتی رہے گی!" ع

(۱) پ۱۰، الأنفال: ٤٦.

اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قَومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے![1]

ہم پہلے مسلمان قوم ہیں پھر پاکستانی یا کچھ اَور ہیں

عزیزانِ مَن! ہمیں ہمیشہ ایک اُمّت بن کر سوچنا چاہیے، ہم پہلے مسلمان قوم ہیں، اس کے بعد پاکستانی یا کچھ اَور ہو سکتے ہیں! پاکستان میں سندھی، بلوچ، پنجابی، پٹھان، سرائیکی، مہاجر اور دیگر قومیں جس نام پر ایک ہوئیں، وہ صرف دینِ اسلام ہے، لہذا ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم زمین کے ٹکڑے پر یکجا نہیں ہوئے، ہمارے باہمی بھائی چارے کی وجہ زمین کا خطہ نہیں، بلکہ وہ دینِ اسلام ہے جس نے مسلمان کو مسلمان کا بھائی بنا دیا، چاہے اس کے پاس کوئی وطن ہو یا نہ ہو! اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم مسلمان اپنے دنیاوی مقاصد کی تکمیل کے لیے ایک نہیں ہوئے، بلکہ ہم اللہ کی رضا اور اسلام کے نفاذ کے لیے ایک ہوئے ہیں!!

آپسی اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیں

عزیزانِ مَن! اتحاد واتفاق کی برکت سے مسلمانوں کے رُعب، دَبدبہ اور غلبہ وعُروج کا تسلسل قائم رہتا ہے، جبکہ باہم اِفتراق، اِنتشار، بے جا قوم پرستی اور طبقاتی تقسیم کے باعث مسلمان پستی اور زَوال کا شکار ہو جاتے ہیں، نیز کفّار، مشرکین اور ان جیسی دیگر اقوام پر مسلمانوں کا رُعب ودَبدبہ کم ہو جاتا ہے، وہ مسلمانوں کو تَر نوالہ سمجھنے لگتے ہیں، پھر ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے لگتے ہیں!۔

فلسطینی مسلمانوں پر حالیہ اسرائیلی مَظالم اس کی ایک واضح اور تازہ ترین مثال ہے، جہاں گزشتہ ایک ماہ میں مسلسل بمباری (Bombardment) کر کے

---

(۱) "کلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، وطنیت، حصّہ سوم، ص۱۸۸۔

اسرائیل(Israel)نے ہزاروں بے گناہ مسلمان مَردوں، خواتین اور دودھ پیتے بچوں تک کو شہید کر دیا، سینکڑوں رہائشی عمارتیں ملبے کا ڈھیر بنا دیں، جس کے نتیجے میں لاکھوں فلسطینی مسلمان بے گھر ہو چکے ہیں!۔

صرف یہی نہیں بلکہ اسرائیلی مَظالم کا پردہ چاک کرنے والے، ٹی وی چینلز (TV Channels)کے دفاتر تک تباہ کیے جارہے ہیں، فیلڈر رپورٹنگ (Field Reporting)کرنے والے صحافیوں، زخمیوں کا علاج مُعالجہ کرنے والے ڈاکٹروں (Doctors)،اور اِمدادی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے وَرکروں(Workers)کو بھی براہِ راست نشانہ بنایا جا رہا ہے! ہسپتال (Hospitals) اور بے گھر فلسطینی مسلمانوں کے لیے عارضی پناہ گاہ(Temporary Shelter)کے طَور پر استعمال ہونے والے اسکولز (Schools) ٹارگٹ(Target)کیے جا رہے ہیں، جنگ زدہ علاقوں میں کھانے پینے کی اشیاء تک نہیں پہنچنے دیتے! پینے کے لیے صاف پانی تک میسّر نہیں، بجلی کا نظام بھی درہم برہم ہو چکا ہے، اپنے پیاروں اور شہیدوں کی تدفین کرنے والوں پر بھی اسرائیلی فوج کی طرف سے بم برسائے جا رہے ہیں، نیز دینی مقدّسات اور عبادتگاہوں کو بھی شہید کیا جارہا ہے!!

کیااس اَلمناک صورتحال میں ہم یونہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے اپنے مسلمان بھائیوں کو شہید، اور اپنی ماؤں بہنوں کی عزّت وعصمت کا دامن تار تار ہوتا دیکھتے رہیں گے ؟کیا مسجدِ اقصیٰ اور قبلۂ اوّل بیت المقدس کی حفاظت صرف فلسطینی مسلمانوں کی ذمّہ داری ہے ؟کیا بحیثیت مسلم قوم ہم پر یہ لازم نہیں کہ اپنے مظلوم فلسطینی مسلمان بھائیوں کی مدد کریں، اور اس مشکل وقت میں عملی طور پر اُن کا ساتھ دیں ؟!

یقیناً بحیثیت مسلم اُمّہ یہ ہمارا قومی و مذہبی فریضہ ہے، لہذا تمام عالَم اِسلام کو

چاہیے کہ آپسی اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر باہم اتحاد واتفاق سے رہیں، ساری دنیا کے مسلمانوں کے درد کو اپنا درد سمجھیں، مظلوم فلسطینی مسلمان بھائیوں کے حق میں آواز بلند کریں، اور صرف اُن کی اَخلاقی حمایت، اور اسرائیلی مَظالم کی مذمّت کرنے کے بجائے، عملی طَور پر اُن کا ساتھ دیں، سیاسی وسفارتی سطح پر اُن کی مدد کریں، اپنی اَفواج اور اسلحہ وبارُود کی صورت میں اُن کے ساتھ عسکری تعاوُن بھی کریں، اور اس مشکل گھڑی میں اُن کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں؛ کیونکہ سب مسلمان ایک جان کی مانند ہیں، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً» "مسلمان مسلمان کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کے سہارے مضبوط رہتا ہے" رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ فرما کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں، ایک دوسرے میں پیوَست کرکے اشارہ فرمایا[1] ؏

حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک![2]

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ناحق قوم پرستی اور قبائلی اونچ نیچ کی تقسیم کا خاتمہ فرمایا، اور گروہی امتیازات کی حَوصلہ شکنی فرما کر ہمیں ایک اُمّت بنایا، لہذا ہمیں چاہیے کہ قوم پرستی (Nationalism) کے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، باب نصر المظلوم، ر: ٢٤٤٦، صـ٣٩٤.

(۲) "کلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، جوابِ شکوہ، صـ۲۳۰۔

حوالے سے اپنے ناجائز اَفکار ونظریات کا جائزہ لے کر اُن کی اصلاح کریں؛ کہ ناحق قوم پرستی صرف ہماری ذات ہی نہیں، بلکہ اسلام اور وطنِ عزیز پاکستان کی سلامتی کے لیے بھی بہت بڑا خطرہ ہے! ماضی میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی جیسے تلخ تجربات اس بات پر شاہد ہیں! لہذا جو لوگ قوم پرستی کی تحریکیں چلا کر اپنی سیاست چمکا رہے ہیں، اور سادہ لَوح مسلمانوں کو اپنے ناجائز مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں، انہیں چاہیے کہ اپنی ان مذموم سازشوں سے باز آئیں، اور مسلمانوں کی مزید نسلی، لسانی اور گروہی تقسیم کا باعث نہ بنیں!!

دعا

اے اللہ! ہمیں اچھا اور سچا مسلمان بنا، اَحکامِ شریعت کا پابند فرما، ذات پات اور اونچ نیچ کی بنیاد پر باہم فرق کرنے سے بچا، رنگ ونسل کی عصبیت مٹانے کی توفیق عطا فرما، ناحق قوم پرستی سے بچا، اور دینِ اسلام کے درسِ مُساوات پر عمل کا جذبہ عنایت فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض

وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.